اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل قادیان

DAILY ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۹ رجب ۱۳۵۷ھ | ۲۴ ستمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۲۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ستمبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۞

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی طبیعت آج ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ۞

سیدہ ام وسیم احمد سلمہا اللہ تعالےٰ حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرماتے رہیں ۞

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلےٰ۔ اور جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ واپس تشریف لے آئے ہیں ۞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قتلِ انبیا کے متعلق ایک سوال کا جواب

"قتلِ انبیاء پر سوال ہونے پر فرمایا:۔

توریت میں لکھا ہے۔ کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا اس کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ اگر قرآن کی نص صریح سے پایا جائے۔ یا حدیث کے تواتر سے ثابت ہو۔ کہ نبی قتل ہوتے رہے ہیں۔ تو پھر ہم کو اس سے انکار نہیں کرنا پڑے گا۔ بہرحال یہ کچھ ایسی بات نہیں۔ کہ نبی کی شان میں خلل انداز ہو۔ کیونکہ قتل بھی شہادت ہوتی ہے۔ مگر ہاں ناکام قتل ہوجانا انبیاء کی علامات میں سے نہیں ۞

یہ مصالح پر موقوف ہے۔ کہ ایک شخص کے قتل سے فتنہ برپا ہوتا ہے۔ تو مصلحت الٰہی نہیں چاہتی۔ کہ اس کو قتل کرا کر فتنہ برپا کیا جائے۔ جس کے قتل سے ایسا اندیشہ نہ ہو۔ اس میں حرج نہیں"

(الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء)

غیر مذاہب کے نمائندگان کیلئے ایک تجویز

"میرا ارادہ ہے۔ کہ قادیان میں ایک جگہ ایسی بنائیں۔ جہاں مختلف لوگ مذاہب کے جمع ہوکر اپنے اپنے مذہب کی صداقت اور خوبیاں کو آزادی سے بیان کرسکیں"

(الحکم ۱۰۔ مارچ ۱۹۰۳ء)

دین سیکھنا بھی ایک طرح کا حج ہے

"ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور میرے ایک دوست نے لکھا ہے۔ کہ تم تو حج کرنے کو گئے ہوئے ہو۔ مگر ہمیں بھلا دیا ہے ۞

فرمایا:۔ اصل میں جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ ان کی خدمت میں دین سیکھنے کے واسطے جانا بھی ایک طرح کا حج ہی ہے۔ حج بھی خدا تعالےٰ کے حکم کی پابندی ہے۔ اور ہم بھی تو اس کے دین اور اس کے گھر یعنی خانہ کعبہ کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کشف میں دیکھا تھا۔ کہ دجال اور مسیح موعود اکٹھے طواف کر رہے ہیں۔ اصل میں طواف کے معنی ہیں پھرنا۔ تو طواف دو ہی طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو رات کو چور پھرتے ہیں۔ یعنی گھروں کے گرد طواف کرتے ہیں۔ اور ایک چوکیدار طواف کرتا ہے۔ مگر ان میں فرق یہ ہے۔ کہ چور تو گھروں کو لوٹنے اور گھروں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے۔ اور چوکیدار ان گھروں کی حفاظت اور بچاؤ اور چوروں کے پکڑنے کے واسطے طواف کرتے ہیں۔ یہی حال مسیح اور دجال کے طواف کا ہے دجال تو دنیا میں اس واسطے پھرتا ہے۔ اور یہ چاہتا ہے کہ تا دنیا کو خدا کی طرف سے پھیرے۔ اور ان کے ایمان کو لوٹ لیا جائے۔ مگر مسیح موعود اس کوشش میں ہے کہ تا اسے پکڑے

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ کے لئے ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد وعورت کا فرض ہے۔ کہ سارا دن ان لوگوں کو جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔ نرمی اور محبت سے پیغام حق پہونچائے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے۔ کہ پیغام حق پہونچانے والے احباب نہایت مستحسن طریق سے صداقت کا اظہار کریں۔ اور حقانیت کے اس نور کو جو خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمایا ہے اپنے حلقۂ واقفیت میں ان لوگوں تک پہونچائیں۔ جو ابھی تک اس نور سے محروم ہیں۔ اس موقعہ پر انفرادی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ اشتہارات اور سلسلہ کی کتب کی تقسیم کے ذریعہ بھی پیغام حق پہونچایا جاسکتا ہے۔ پس ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کا دن نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ تبلیغ احمدیت میں صرف کیا جائے۔ یہ امر یاد رہے کہ یہ یوم التبلیغ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے نہیں بلکہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے ہے ؛

امید ہے کہ احباب ابھی سے یوم التبلیغ کے متعلق تیاری شروع کردیں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ مقررہ تاریخ کو پورے اہتمام کے ساتھ یوم التبلیغ منایا جائے۔ ۱۶ اکتوبر کو اتوار ہے۔ اور چونکہ اس دن سرکاری دفاتر میں بھی تعطیل ہوگی۔ اس لئے ملازم اور غیر ملازم تمام اصحاب پوری تندہی کے ساتھ اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں ؛

ناظر دعوۃ وتبلیغ

بجٹ بہرحال پورا کرنے کی ذمہ واری لینے والی جماعتیں

جو جماعتیں سال حال یعنے ۳۹-۱۹۳۸ء کا بجٹ پورا کرنے کے متعلق یہ ذمہ واری لینے کے لئے تیار ہوں۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ وہ بجٹ پورا کرکے رہیں گی۔ وہ اپنے نام اور وعدوں سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ تاکہ فہرست مکمل کرکے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جاسکے ؛

(ناظر بیت المال قادیان)

سید محمد علی صاحب انسپکٹر بیت المال کہاں ہیں؟

سید محمد علی شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال کی بہت دیر سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا انہیں ہدائت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی نقل وحرکت سے فوراً دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اور نیز کل بقایا رپورٹیں جلد ارسال کردیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

قابل شادی لڑکے لڑکیوں کی فہرست بھیجوائیں

نظارت امور عامہ کی طرف سے جماعتوں کے عہدہ داروں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ سب جماعتیں اپنے اپنے ہاں کے قابل شادی افراد کے کوائف نظارت ہذا کے شعبہ رشتہ ناطہ کو پندرہ دن کے اندر اندر بھجوادیں۔ مگر افسوس کہ اس وقت تک ایک ماہ کے عرصہ میں صرف جماعت ہائے پسرور ضلع سیالکوٹ وچک ۸۵/۲ محمود پور اور منٹگمری کی طرف سے اطلاعات اس بارہ میں ملی ہیں۔ جہاں میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مندرجہ بالا جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہاں مجھے اس امر پر تعجب اور افسوس بھی ہے۔ کہ دوسری جماعتوں نے اس وقت تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور اگر مقامی جماعتوں کی طرف سے مرکزی دفاتر کے ساتھ پورے طور پر تعاون نہ کیا جائے۔ تو پھر احباب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ مرکزی دفاتر جماعت کے کاموں کو کس طرح پایۂ تکمیل تک پہونچا سکتے ہیں۔ بنا بریں اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ ان جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے جن کی طرف سے اس اعلان کے بارہ میں ابھی تک نظارت ہذا کو مطلوبہ فہرستیں نہیں بھیجی گئیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ تلافیٔ مافات کریں گی ؛

ناظر امور عامہ

جوبلی فنڈ کی فراہمی کے لئے دورہ کا پروگرام

جوبلی فنڈ کے متعلق دورہ کا پروگرام انشاء اللہ تعالےٰ مفصلہ ذیل ہوگا۔ گاڑیوں کے صحیح اوقات بذریعہ ڈاک لکھوں گا۔

مقام	تاریخ	مقام	تاریخ
علی گڑھ	۲۵ ستمبر ۱۹۳۸ء	الہ آباد	۲۹ ستمبر ۱۹۳۸ء
بریلی } شاہجہان پور }	۲۶ ستمبر "	بنارس	یکم اکتوبر "
		پٹنہ	۲ اکتوبر "
لکھنؤ	۲۷ ستمبر "	مونگھیر بھاگلپور	۳ اکتوبر "
فیض آباد	۲۸ ستمبر "	برہمن بڑیہ	۶-۷-۸ اکتوبر "

کلکتہ۔ اڑیسہ اور دکن کی جماعتوں کا پروگرام انشاء اللہ بعد میں شائع ہوگا۔ مجھے امید واثق ہے کہ خلافت احمدیہ سے وابستہ مخلصین میرے پہونچنے سے قبل میرے دورہ کی اہم اغراض کی نسبت خاطر خواہ تیاری فرمالیں گے ؛

خاکسار: عبد الرحیم نیّر

انجمن احمدیہ سامانہ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ کا سالانہ جلسہ ۳۰ ستمبر ویکم اور ۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوگا۔ سنگرور، نابھہ، پٹیالہ، سنور وغیرہ ارد گرد کے مقامات کے احمدی احباب شامل ہوکر فائدہ اٹھائیں۔ اور رونق جلسہ کو بڑھا کر ممنون فرمائیں ؛ (ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ رجب ۱۳۵۷ ہجری

غیر مسلموں کے ممدوح علماء اور مسلمان

علمائے حق کو اسلام میں بہت بڑا درجہ دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ کہ اللہ سے ڈرنے کا جو حق ہے۔ وہ اس کے بندوں میں سے علماء ہی پوری طرح ادا کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف علماء سُو کی انتہا درجہ کی مذمت بھی کی گئی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ کہ ایک وقت مسلمانوں پر ایسا آئے گا۔ کہ ان کے علماء آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہوں گے۔

دراصل علمائے حق جہاں ظلمت وتاریکی میں مشعل کا کام دیتے ہیں۔ علمائے سو وہاں گمراہی اور ضلالت میں گرانے کا باعث ہوتے ہیں۔ کیونکہ عوام الناس جو علماء پر تکیہ اور اعتماد رکھتے ہیں محض ان کی بدعملی اور گمراہی کی وجہ سے ہدایت پانے اور صراطِ مستقیم پر چلنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں چونکہ مسلمانوں کے علماء کی حالت بعینہٖ وہی ہو چکی ہے جس کا پتہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے کئی سو سال قبل بتایا تھا۔ اس لئے وہ مسلمانوں کی دینی اور دنیوی تباہی کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب بنے ہوئے ہیں۔ اور جوں جوں یہ راز مسلمانوں پر منکشف ہوتا جا رہا ہے۔ وہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان علماء کے چنگل سے اپنے آپ کو نکال لیں۔ جن سے سوائے ضرر اور نقصان۔ گمراہی اور ضلالت کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ خود از سر تا پاء گمراہی سے لتھڑے ہوئے ہیں اس کے مقابلہ میں علماء جو شور مچائیں اور شر برپا کریں۔ اس کی وجہ تو سمجھ میں آسکتی ہے۔ لیکن جب غیر مسلم حلقوں میں سے ان علماء کی تائید و حمایت میں آواز بلند ہو۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ علمائے سُو کی وجہ سے چونکہ مسلمانوں کو بے حد نقصان پہونچ رہا ہے۔ اور غیر مسلم حلقے نہایت آسانی کے ساتھ انہیں اپنا آلہ کار بنا کر مسلمانوں کے خلاف استعمال کر سکتے ہیں۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ یہ مصیبت ہمیشہ ہی مسلمانوں پر مسلط رہے۔

پس جب وہ کوئی ایسی بات دیکھتے ہیں۔ جو علماء کی گرفت کو ڈھیلی کرنے والی ہوتی ہے۔ تو ان کے ہمدرد اور خیر خواہ بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو کوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ وہ تو اپنے علماء کی قدر کرنا بھی نہیں جانتے۔ اور جب ان کا اپنے علماء سے یہ سلوک ہے۔ تو ان پر کوئی اور کیونکر بھروسہ کر سکتا ہے۔

حال میں یہ پارٹ اخبار "پرتاپ" (۲۳ ستمبر) نے ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"مسلمانوں کی ایک جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے۔ جو . . . . . . مسلمانوں کے دل ودماغ پر سے مذہب اور مذہبی علماء کے اقتدار کو بالکل محو کر دینے پر تلی ہوئی ہے۔ یہ جماعت یکایک پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ اسے پیدا کرنے کے لئے نہایت ہوشیاری سے مدت تک جوڑ توڑ کئے گئے ہیں۔"

اس کے متعلق قابلِ غور امر یہ ہے کہ اگر مسلمانوں میں ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ تو اس سے کسی غیر مسلم کو کیا ضرر پہونچ سکتا ہے۔ کہ "پرتاپ" کو اس کی مخالفت کی ضرورت پیش آگئی۔ "پرتاپ" بحیثیت آریہ سماجی جب یہ دل سے چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے دل ودماغ سے مذہب کے اقتدار کو محو کر دیا جائے۔ تو اسے بالفاظِ خود مذہب کے اقتدار کے ساتھ مذہبی علماء کے اقتدار کے بھی محو ہو جانے پر خوشی منانی چاہیئے۔ نہ کہ یوں آنسو بہانے چاہئیں۔ کہ:-

"مسٹر شوکت علی نے مراد آباد کے انتخاب کے بعد جو تار دفتر "زمیندار" میں دیا۔ اس کے لفظ یہ تھے:-

"مُلّا ازم کو شکست فاش"

اس کے بعد مولانا نصیر الدین پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ سید سلیمان ندوی پر مدارس میں سنگ باری کی گئی۔ مولانا بشیر احمد کا "جنازہ" نکالا گیا۔ علماء پر کانگرس سے رشوت کھانے کا الزام لگایا گیا۔ مولانا احمد سعید کو سوامی احمد سعید کہا گیا۔ جانشین شیخ الہند کو شیخ الہنود لکھا گیا۔ اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی حالتِ رقص میں تصویریں چھاپی گئیں۔ ان کو سنیاسی اللہ شاہ عطائی کہا گیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مسٹر جناح نے لکھنؤ کے مسلم لیگ کے اجلاس میں صاف اور کھلے لفظوں میں کہا:-

"ہم نے مسلمانوں پر سے اس طبقہ کے اثر اور ڈر کو جو اپنے آپ کو مولانا اور مولوی کہلاتا ہے۔ بہت حد تک دور کر دیا ہے"

دراصل بات وہی ہے۔ کہ وہ "علماء" جو کسی نہ کسی رنگ میں غیر مسلموں کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ اور مسلمانوں کو مذہبی لحاظ سے گمراہی میں مبتلا کرنے کے بعد دنیوی لحاظ سے بھی تباہ و برباد کرنے میں کوشاں ہیں۔ ان کے اقتدار کا محو ہونا "پرتاپ" کے لئے باعثِ اذیت ہے۔ اگر یہ علماء حقیقت میں علماء کہلانے کے مستحق ہوتے۔ مسلمانوں کی دینی اور دنیوی فلاح ان کے مدنظر ہوتی۔ ذاتی اغراض و مقاصد کو ملّی اور قومی مقاصد پر قربان کرنا ان کا شیوہ ہوتا۔ تو نہ غیر مسلموں میں ان کی اس رنگ میں مقبولیت ہوتی۔ اور نہ مسلمان ان کو اپنا دشمن سمجھ کر ان سے بچنے کی کوشش کرتے۔ اور اب جبکہ غیر مسلموں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنے ڈھب کے علماء کی کھلم کھلا حمایت کرنا شروع کر دی ہے۔ ضروری ہے۔ کہ مسلمان علماء کے تصرف بے جا سے آزاد ہونے کے لئے انتہائی جدوجہد کریں۔ مذہبی اور سیاسی معاملات میں کم از کم ان لوگوں کی آواز پر قطعاً کان نہ دھریں۔ جن کی حمایت میں غیر مسلم کھڑے ہیں۔ کیونکہ وہ غیر مسلموں کے ہاتھوں بک چکے ہیں۔

موجودہ زمانہ کسی مصلح اعظم کے آنے کا مقتضی ہے

آج سے قریباً پانچ ہزار برس پیشتر آریہ ورت کے ایک مقدس نبی حضرت کرشن علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو یہ خوشخبری دی تھی۔ کہ جب بھی دھرم کی نیستی اور ادھرم کا دور دورہ ہوگا۔ میں نیکی کی حفاظت اور بدی کو نیست و نابود کرنے کے لئے دنیا میں اپنے کسی مرسل کو مبعوث کیا کرونگا۔ مہابھارت میں اس کلجگ کی علامات یہ بیان کی گئی ہیں۔ کہ اس وقت بے دینی کی عملداری ہوتی ہے۔ جھوٹ فریب۔ ایذا رسانی اور لالچ کا زور ہوتا ہے۔ انسان کو خراب افعال سے محبت اور نیک اعمال سے نفرت ہو جاتی ہے۔ عبادت و ریاضت علماء دین تک چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حلال وحرام کا امتیاز اٹھ جاتا ہے۔ دولت کے نشہ میں لوگ اندھے ہو جاتے ہیں۔ ناخن اور بال بڑھا بڑھا کر لوگ مہاتما بن بیٹھتے ہیں۔ مطلب آشناؤں اور محسن کشوں کی کثرت ہوتی ہے شراب خانے آباد رہتے ہیں۔ اور عبادت خانے سنسان۔ شری ویاس جی مصنف مہابھارت نے ان علامات کا ذکر کرنے کے بعد بنی نوع انسان کو خوشخبری دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"جس وقت کلجگ آگیا سمجھ لیجئے کہ دنیا کی ہوا پلٹ گئی۔ وہ وہ پاپ وہ وہ گناہ ہوں گے۔ کہ زمین کانپ اٹھے گی۔ لڑکے والدین کو بے وقوف سمجھیں گے۔ رضا جوئی و فرمانبرداری کیسی عورتیں لڑائی جھگڑے سے خاوندوں کا ناک میں دم رکھیں گی۔ لوگ ادھرم کریں گے۔ دھرم کو فضول اور واہیات سمجھیں گے۔ جب اس طرح دھرم کا پیالہ چھلکنے کو ہوگا تو بھگوان جی کو تکلیف کرنا پڑے گی۔ کلنگی اوتار میں جلوہ دکھائیں گے۔ پاپ کی ناؤ ڈبوئیں گے۔ اور دھرم کی بیل پھر ہری بھری ہوگی۔"

پھر اس کلنگی اوتار کے مخصوص کمالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مہا کلنکی کی طاقتیں غیبی ہوں گی۔ طاقت میں بے نظیر۔ عقلمندی میں یکتائے روزگار۔ یوں تو نہ کوئی ہتھیار پاس ہوگا نہ لڑائی کا اوزار۔ مگر ایک اشارے میں سب کچھ موجود ہو جائے گا۔"

یہ پیشگوئیاں ہیں جو گیتا اور مہابھارت میں پائی جاتی ہیں۔ ان پیشگوئیوں کے مطابق موجودہ زمانہ میں جبکہ بالفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب "فی ہزار نو سو نانوے اشخاص دھرم سے تپت (مذہب سے ہٹے ہوئے ہیں) چین و جاپان مع اکثر حصۂ یورپ کے خدا سے منکر ہو کر مذہب کو جواب دے چکا ہے۔ باقی جو مذہب کا نام لیوا ہے۔ وہ مسیح پرست اور صلیب پرست ہے۔ براعظم افریقہ بھی ایسا ہی ہے۔ امریکہ تو فراعنہ کا ملک بن رہا ہے۔ ہندوستان کی حالت ہمارے سامنے ہے۔ جس میں کوئی قوم ہم کو مذہب و دھرم کی پابند نظر نہیں آتی۔ اور یہ رَو دن بدن ترقی پکڑ رہی ہے۔"

(اہلحدیث ۱۶ ستمبر ۱۹۳۸ء)

کیا یہ ضرورت نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک ہادی اور مرسل کو اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرماتا۔ یقیناً اگر بیمار کے لئے طبیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کمزور کے لئے سہارے کی حاجت ہوتی ہے۔ تو اس بات کی بھی اشد ضرورت تھی۔ کہ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنے کسی مصلح کو مبعوث فرماتا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی بادلِ ناخواستہ اس حقیقت کا اہلحدیث کے اسی پرچہ میں اقرار کرتے۔ اور یہ لکھنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہ:۔ "اگر کرشن جی کے کلام کے صحیح معنے یہ لئے جائیں۔ تو یہ زمانہ مقتضی ہے کسی مصلح اعظم کے آنے کا" مگر چونکہ انہیں اپنی کور چشمی سے ایسا مصلح نظر نہیں آتا۔ اس لئے وہ لکھتے ہیں۔ کہ "شائد یہ آمد چند دن اور ملتوی ہو جائے"۔ گویا ایک مصلح اعظم نے کفر و الحاد کو دور کرنے کے لئے آنا تو ضرور ہے۔ مگر شائد چند دن بعد۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب یاد رکھیں کہ ان کی یہ امید بالکل موہوم ہے۔ جو آنیوالا تھا وہ آچکا۔ اور اب ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ یا تو وہ بانی سلسلہ احمدیہ کو قبول کریں۔ یا دست تاسف ملتے اور انتظار کرتے کرتے اس عالم سے گزر جائیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اعتراض یہ ہے۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب قادیانی ہی وہ مصلح اعظم تھے۔ جن کی بعثت کی دنیا منتظر تھی۔ تو چاہیئے تھا کہ آپ کی بعثت کے بعد کفر و الحاد میں کمی واقع ہو جاتی۔ مگر بالفاظ ان کے واقعہ یہ ہے کہ "دھرم مذہب کی خرابی علی وجہ الکمال آج بھی موجود ہے"۔ پھر ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں اس کا جواب بارہا مولوی صاحب کو دیا جا چکا ہے۔ مگر چونکہ ان کا مقصد تحقیق حق نہیں۔ بلکہ اعتراضات کرتے رہنا ہے۔ اس لئے وہ سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتے۔ اور جانتے ہوئے لوگوں کو مغالطہ دیئے چلے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں آیا۔ جس کی بعثت کے ساتھ ہی کفر و الحاد کی جگہ تقوےٰ و دینداری نے لے لی ہو۔ حضرت نوح علیہ السلام ایک لمبا عرصہ تبلیغ کرتے رہے۔ مگر آخر جسقدر لوگ ان پر ایمان لائے۔ ان کی تعداد صرف اتنی تھی۔ کہ ایک کشتی میں سما گئے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک لمبا عرصہ تبلیغ کرتے رہے۔ مگر ان کے حواریوں کے جو کارنامے اناجیل میں لکھے ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ پھر سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ آپ کی بعثت پر ساڑھے تیرہ سو سال گزر چکے ہیں۔ مگر آج بھی یہ حالت ہے کہ مسلمان کفار کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ مگر کیا مولوی ثناء اللہ صاحب ان انبیاء کو اپنی بعثت کے مقصد میں ناکام قرار دے سکتے ہیں۔ درحقیقت اس بات کو سمجھا نہیں گیا۔ کہ انبیاء دنیا میں تخم ریزی کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور ان کے ہاتھ سے ایک بیج بویا جاتا ہے۔ جو بعد میں ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ایک بڑ کے بیج کو دیکھ کر بے وقوف شخص ہنستا ہے۔ مگر دانا جانتا ہے کہ اس نے ایک دن ہزاروں لوگوں کو اپنے سایہ میں لینا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جس عظیم الشان اصلاحی نظام کی بنیادیں رکھی جا چکی ہیں اگر وہ مولوی صاحب کو نظر نہ آئے تو اور بات ہے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ ایک دن زبردست تغیر پیدا کرے گا۔ اس وقت بھی لاکھوں ہیں جن کے قلوب خدا تعالیٰ کے پاک مسیح کی توجہ سے صاف ہو گئے۔ اور لاکھوں ہیں۔ جو اس کرشن ثانی کے دامن سے وابستہ ہو کر اپنی زندگی کا مقصد پا گئے۔ بے شک آج معاندین یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کوئی تغیر رونما نہیں ہوا۔ مگر جب یہ ہلال بدر کامل بن کر نمودار ہوگا۔ تو سب دنیا یکزبان ہو کر پکار اٹھے گی۔ کہ چاند دیکھ لیا۔ مگر اس وقت ان کا دیکھنا کوئی خوبی کی بات نہیں ہوگی۔ خوبی یہی ہے کہ ترقی کے ابتداء کو دیکھ کر اس کے انتہاء کا اندازہ لگایا جائے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور صرف کرنے کے باوجود جماعت کی ترقی میں ایک بال بھر بھی روک پیدا نہیں کر سکے۔ بلکہ پہلے اگر وہ ہندوستان میں محدود تھی۔ تو اب کئی غیر ممالک میں بھی پھیل چکی ہے۔ پھر کیوں انہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اسی طرح ایک دن تمام روئے زمین خدا تعالیٰ کے نور سے بھر جائے گی۔ اور وہ مقصد یقیناً پورا ہو کر رہے گا۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا

صرف اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے

(۶) اصولی عبادات سب کیلئے قابلِ عمل ہونی چاہئیں

عالمگیر مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اس کی مقررہ عبادات ایسی ہوں جن پر سب انسان عمل پیرا ہو سکیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسی نہ ہوں۔ تو وہ مذہب عالمگیر نہیں ہو سکتا۔ اس جگہ اس قدر توضیح ضروری ہے۔ کہ کوئی مذہب عبادات کے بغیر مذہب کہلانے کا مستحق نہیں جو لوگ محض ہر دلعزیزی کے لئے عبادات اور شریعت کو ترک کر رہے ہیں۔ وہ عالمگیر مذہب تو کیا کسی بھی مذہب کے نمائندے کہلانے کے مستحق نہیں عیسائیوں نے شریعت کو لعنت کہکر درحقیقت عبادات سے نفرت کا اظہار کیا ہے۔ یہودی شریعت بلاشبہ بہت مشکل۔ اور ناقابل عمل احکام پر مشتمل ہے۔ کیونکہ وہ ایک وقتی شریعت تھی اور ایک خاص قوم کے لئے۔ ویدک دھرم کی مجوزہ عبادات بھی عالمگیر نہیں ہے۔ کیونکہ ہون۔ اور سندھیا کے لئے جو شرائط۔ اور قیود ہیں۔ ان کو ہر آریہ یا ویدک دھرمی پورا نہیں کر سکتا۔ اول الذکر یعنی ہون کے لئے کیسر۔ اگر۔ تگر۔ سفید چندن الائچی۔ جائفل۔ جاوتری کے علاوہ کستوری وغیرہ ضروری ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ہر شخص اس عبادت کو۔ اور وہ بھی روزانہ بجا لانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ سندھیا کے لئے بھی بعض شرائط مثلاً پانی کا کنارہ۔ طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ پہلے۔ اور غروب آفتاب کے ایک گھنٹہ بعد اسے ادا کیا جائے۔ وغیرہ۔ ایسی ہیں۔ کہ سب مرد و عورت۔ اور ہر شہر کے باشندے اس کو ادا نہیں کر سکتے۔

غرض بعض مذاہب نے تو عبادات کو بوجھل سمجھ کر ترک کر دیا۔ اور شریعت کو لعنت قرار دے دیا۔ اور بعض کے ہاں ایسی عبادات ہیں۔ جو ایک مخصوص طبقہ کے لئے خاص اوقات میں قابلِ عمل ہو سکتی ہیں۔ مگر عالمگیر عبادات نہیں ہیں۔

اسلامی عبادات ہمہ گیر ہیں۔ خاص مالداروں کے لئے زکوٰۃ کی ایک عبادت ہے۔ کہ وہ اپنے اموال کا چالیسواں حصہ غرباء اور محتاجوں کے لئے دیں۔ سفر کی طاقت رکھنے والے ذی ثروت اصحاب کے لئے حج کی ایک عبادت مقرر ہے۔ تا وہ اکناف عالم سے جمع ہو کر ایک اجتماعی پروگرام مرتب کر سکیں۔ اور اس مقام کی زیارت سے جہاں ہزاروں سالوں سے خدا کے زبردست نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ پھر ہر تندرست اور مقیم پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ تا اسے اپنے فاقہ زدہ بھائیوں کی تکلیف کا حقیقی احساس ہو۔ اور شکم پُری سے جو غفلت اور کسالت پیدا ہو جاتی ہے وہ روزہ کے ذریعہ دور ہو۔ ان ہر مالی۔ وطنی اور جسمانی قربانیوں کے علاوہ اسلام نے ایک ایسی عبادت مقرر فرمائی ہے۔ جو امیر و غریب۔ بیمار و تندرست۔ مقیم و مسافر سب پر یکساں فرض ہے۔ وہ عبادت نماز ہے۔ یہ عبادت عالمگیر ہے۔ کیونکہ اس کے لئے کسی خاص جگہ کی شرط نہیں۔ بلکہ جس جگہ نماز کا وقت آ جائے۔ اسے ادا کر لیا جائے۔ وضو پاک پانی سے ہو سکتا ہے۔ اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو تیمم کیا جا سکتا ہے۔ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو۔ تو بیٹھ کر پڑھ لی جائے۔ اور اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔ تو لیٹ کر ہی ادا کرے۔ غرض یہ عبادت عالمگیر عبادت ہے۔

نماز کیا ہے؟ بندے کا اپنے خدا کے سامنے عجز و نیاز کے ساتھ جھک جانا۔ اس کی رُوح کا اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد کر کے اس کے آستانہ پر گر پڑنا۔ نماز میں خدا کی عظمت و کبریائی کا اعتراف کیا جاتا ہے بندہ اپنی کمزوریوں کا اقرار کرتا ہے اور ترقیات کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہتا ہے۔ وہ اپنی عاجزی کو جھکنے۔ زمین پر پیشانی رکھ دینے با ادب دو زانو ہو کر بیٹھنے۔ اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جانے سے ظاہر کرتا ہے۔ وہ اپنی زبان۔ اور اپنے دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کی برتری۔ اور اپنی فروتنی کا اقرار کرتا ہے۔ یقیناً سچی نماز انسان کو پاک کر دیتی ہے۔ اور خدا کی رحمت کو جذب کرنے کا زبردست ذریعہ ہے۔

پس اسلامی عبادات نہایت جامع اور مکمل ہیں۔ اور باایں ہمہ ہر شخص کے لئے اپنی شرائط کے ساتھ ممکن العمل۔ لہٰذا اسلام کا عالمگیر مذہب ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہے۔

دُعا عبادت کا جزو لاینفک ہے۔ بلکہ دُعا عبادت کا مغز ہے۔ لیکن دُعا پورے جوش کے ساتھ وہی انسان کر سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی کامل قدرتوں پر یقین رکھتا ہو۔ اور اس کی دعاؤں کو قبول کرنے پر اسے پورا ایمان ہو۔ قریباً ہر مذہب میں دُعائیں سکھائی گئی ہیں۔ مگر جہاں تک موازنہ کا تعلق ہے۔ اسلامی دُعائیں انسان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والی ہیں۔ اس کی فطرت کی صحیح آواز ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ آپ ہر حالت میں اپنے خدا کو یاد کرتے۔ اور اس سے استمداد کرتے تھے قرآن مجید بھی دُعاؤں سے بھرا پڑا ہے۔ دُور کیوں جائیں۔ یہ سورۃ فاتحہ جو صرف سات آیات پر مشتمل ہے۔ بے نظیر دُعا ہے۔ وید۔ تورات اور انجیل کی کوئی دُعا اس قدر کامل اور جامع نہیں۔ جتنی سورۃ فاتحہ کی دعا ہے۔ جرمن مستشرق نولڈیک۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے نویں ایڈیشن میں سورہ فاتحہ کے ذکر پر لکھتے ہیں:۔

"یہ مسلمانوں کی الہامی دُعا ہے۔ جو خدا کے حضور کی جاتی ہے۔ اور یہ مسلمہ اور ناقابل تردید امر ہے۔ کہ یہ قرآن مجید کا خلاصہ ہے۔ اس سورت کے جو سورۃ الفاتحہ کے نام سے موسوم ہے۔ حسب ذیل الفاظ ہیں (الفاظ کے بعد) یہ اس قدر واضح اور سادہ جذبات ہیں کہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ آج تک یہ ایک بامعنی اور پُرمغز دُعا ہے"

(جلد ۱۶ - صفحہ ۲۰۲)

پادری ایس۔ ایم پال نے بھی لکھا ہے:۔

"سورۃ فاتحہ اپنے حقیقی مفہوم کے اعتبار سے نہایت شاندار سورت ہے اس کے ہر جملہ سے خدا کی خدائی۔ اس کی عظمت۔ اور برتری۔ اس کے رحم اور فضل کی عالمگیری۔ اس کے بندوں کی طرف سے عجز و نیاز مندی۔ اطاعت و فرمانبرداری اور حقیقی دعا و التجا ظاہر ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ویری صاحب نے اپنی انگریزی تفسیر القرآن میں کیا ہی خوب لکھا ہے۔ کہ سورہ فاتحہ کی اس کے حقیقی مقصد کے لحاظ سے کوئی مسیحی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ اول سے آخر تک ایک مخلصانہ دُعا ہے۔ جس کو مسیحانہ طور پر ادا کیا گیا ہے۔ ہر ایک شخص اس کے جواب میں آمین کہہ سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ صرف آمین نہیں۔ بلکہ اس کو ورد کر سکتا ہے"

([illegible])

پس اسلامی عبادات اور اسلامی دعائیں نہ صرف عالمگیر ہیں۔ بلکہ بے نظیر اور بے مثال ہیں۔ اور بہت سے غیر مسلم بھی ان کو رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

؎ اس موازنہ کے لئے مینیجر صاحب بکڈپو قادیان سے قابلِ دید رسالہ بنام "فتوحات الٰہیہ" طلب فرمائیں۔

۷۔ آسمانی کتاب ہر زمانہ کے لئے پیشگوئیوں پر مشتمل ہو

ظاہر ہے کہ انسان مرور زمانہ سے بہت سے حقائق کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور اس کا یقین کمزور ہو جاتا ہے عقائد کا بھی یہی حال ہے۔ اگر انکی تقویت تازہ براہین اور نشانات سے نہ ہوتی رہے۔ تو وہ برائے نام رہ جاتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی ذات پر کامل ایمان گناہ سوز ہے بدیوں سے نجات دینے والا ہے۔ مگر آج کتنے ہیں جو خدا پر ایمان کا دعوےٰ کرنے کے باوجود گناہوں کی آلائش سے پاک ہیں کتنے ہیں جو بدیوں سے نفرت کرتے ہوئے ان کے تارک ہیں؟ بہت کم۔ کیونکہ ایمان زبانوں پر ہے۔ دل پر اس کی گرفت نہیں۔ اور دل ہی تمام ارادوں اور خواہشات کا مرکز ہے۔

اس لئے ضروری ہے۔ کہ عالمگیر کتاب ہر زمانہ میں ایمان تازہ کرنے کے لئے ایسی زبردست اور عظیم الشان پیشگوئیوں پر مشتمل ہو۔ جو وقت پر پوری ہو کر اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کتاب کے زندہ کتاب ہونے پر گواہی دیں۔

وید اس قسم کی جملہ پیشگوئیوں سے خالی ہے۔ اس کے ماننے والے اس کا کھلے بندوں اقرار کرتے ہیں۔ کہ وید میں کوئی پیشگوئی موجود نہیں۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۳۱)

بائیبل میں البتہ بعض پیشگوئیاں موجود ہیں۔ لیکن یہود کے جمود اور بیجا تعصب اور نصاریٰ کے شریعت سے اعراض کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ ان پیشگوئیوں کے مصداقوں پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آہستہ آہستہ ان کا یقین ناامیدی سے بدل چکا ہے۔ گویا ان بعض پیشگوئیوں کا بائیبل میں وجود بھی ان کے لئے نافع ثابت نہیں ہو رہا۔

قرآن مجید بیسیوں اور سینکڑوں ایسی اصولی اور تفصیلی پیشگوئیوں پر حاوی ہے۔ جو ہر زمانہ میں ایمان کو سر سبز و شاداب کر رہی ہیں۔ ہمارے اس زمانہ کے متعلق سمندروں کے تغیرات جہاز رانی کی بہتات اخبارات و مطابع ہوائی جہازوں ریڈیو وغیرہ نئی ایجادوں۔ مسلمانوں کی مغلوبیت اور پھر دوبارہ اسلام کے عروج کے متعلق متعدد پیشگوئیاں موجود ہیں۔ آنے والے دنوں۔ قیامت۔ قیامت کے بعد کے حالات پر مشتمل آیات موجود ہیں۔ ایک ایک پیشگوئی اس شان سے پوری ہو رہی ہے۔ کہ دل ایمان سے معمور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کوئی انسان ایسی عظیم الشان پیشگوئی اتنا عرصہ قبل ہرگز بتا نہیں سکتا۔ اس کلام کا پورا ہونا اس بات کا قطعی ثبوت ہے۔ کہ قرآن مجید خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور سارے زمانوں کے لئے ہے۔

۸۔ اسوۂ کامل رسول کا وجود

شریعت کا عملی نمونہ اس شریعت کو لانے والا رسول ہوا کرتا ہے۔ اور یہ بالکل معقول بات ہے۔ کہ بہت سی تعلیمات عملی نمونہ کے بغیر پورے طور پر ذہن نشین نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے عالمگیر مذہب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ عالمگیر نمونہ بھی پیش کرے۔ ویدوں کے رشیوں کے حالات تو ایک طرف رہے۔ ان کی ہستی میں بھی شدید اختلاف ہے۔ آریہ لوگ اگنی وایو۔ انگرا۔ ادت کو چار آدمیوں کے نام بتلاتے ہیں۔ جن پر ویدوں کا نزول ہوا۔ اور انہوں نے ان کی اشاعت کی۔ مگر ہزارہا سالوں سے سناتن دھرمی لوگ یہی مانتے چلے آرہے ہیں۔ کہ اگنی۔ وایو وغیرہ آگ ہوا وغیرہ عناصر کے نام ہیں۔ ان کے نزدیک ویدوں کا پرکاش براہ راست ہوا۔ نہ کہ چار رشیوں پر۔ بہر حال ویدک رشیوں کے حالات غیر معلوم ہیں۔ وہ عالمگیر نمونہ نہ تھے۔

حضرت مسیح بھی عالمگیر نمونہ نہیں بن سکتے۔ انسانوں کے معتدبہ طبقات کے حالات سے انہیں قطعاً واسطہ نہیں پڑا۔ انہوں نے شادی نہیں کی۔ جیسا کہ عیسائی صاحبان کہتے ہیں۔ وہ کبھی برسر اقتدار نہیں ہوئے۔ وہ بچوں کے باپ نہیں ہوئے وغیرہ وغیرہ اسلئے وہ شادی شدہ خاوند اور بچوں کی تربیت کرنے والے باپ کے لئے کیا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ پھر اسی طرح حکام بادشاہوں اور فاتحین کے لئے آپ کی زندگی میں کیا نمونہ ہے۔ حضرت مسیح کی زندگی کس قدر اعلےٰ درجہ کی سمجھ لی جائے۔ مگر بہر حال عالمگیر نمونہ نہیں۔ مشیت ایزدی نے آپ کو ان تمام حالات میں سے نہیں گزارا۔ جو عالمگیر نمونہ رسول کے لئے ضروری ہیں۔

بانیٔ اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی انسانی حیات کے مختلف ادوار میں سے گزری ہے۔ یتیمی سے لے کر بادشاہت تک غربت کی ادنےٰ منزل سے لے کر ثروت کے اعلےٰ درجہ تک آپ پہونچے۔ آپ نے جوانی میں عفت کا کامل ترین نمونہ پیش فرمایا۔ شادیاں بھی کیں۔ بچوں کے باپ بھی ہوئے۔ بہترین خاوند۔ شفیق ترین باپ تھے۔ دوستوں دشمنوں سے آپ کا واسطہ پڑا سب سے بڑھ کر وفادار دوست تھے۔ بدترین دشمنوں کے لئے کامل رحمدل مد مقابل تھے۔ دشمنوں سے عمل کا ایک نمونہ فتح مکہ کے بعد اکابر قریش کو سرزنش کئے بغیر معاف کر دینا ہے جس کی مثال تاریخ عالم پیش کرنے سے عاجز ہے۔ آپ نے تجارت بھی کی۔ اور الامین الصادق تاجر کا اعلےٰ ترین نمونہ آپ کی ذات اقدس میں تھا۔ غرض زندگی کے مختلف مراحل میں ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدم رکھا۔ اور ہر قدم پر آپ بے نظیر انسان اور کامل رسول ثابت ہوئے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب) اے تمام لوگو تمہارے لئے آنحضرتؐ کی ذات میں کامل نمونہ ہے اور آپکی زبان مبارک پر فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہ اے لوگو اگر تم محبوب خدا بننا چاہتے ہو تو آ میرے نقش قدم کی پیروی کرو تم خدا کے پیارے بن جاؤ گے۔ پس اسوۂ کامل کے لحاظ سے بھی صرف اسلام ہی عالمگیر مذہب ثابت ہوتا ہے۔

۹۔ ہر زمانہ اور ہر ملک میں زندہ گواہ

زندہ درخت کو پھل لگتے ہیں۔ اور جو درخت پھل دینا بند کر دے۔ وہ خشک ہے مردہ ہے۔ اسی طرح زندہ مذہب وہی ہے۔ جو ہر زمانہ میں اپنا پھل دے۔ اور عالمگیر دین وہی ہے۔ جس کے زندہ گواہ ہر قوم اور ہر ملک میں موجود ہوں۔ یقیناً جو مذہب آج سے ہزار سال پہلے پھل دیتا تھا آج سے ہزار سال پیشتر اس کے زندہ گواہ موجود تھے۔ مگر آج نہ اسکو پھل لگتے ہیں۔ اور نہ وہ زندہ گواہ پیش کر سکتا ہے۔ وہ مذہب زندہ اور عالمگیر مذہب کہلانے کا مستحق نہیں۔

اس معیار کے رو سے بھی ویدک دھرم۔ یہودیت۔ عیسائیت میں سے کوئی ایک بھی عالمگیر ثابت نہیں ہو سکتا۔ آج ان بساتین قدیمہ کے باغبان موجود نہیں۔ ان کا کوئی محافظ خدا کی طرف سے مقرر ہو کر نہیں آتا۔ یہ پرانے درخت اب وہ پہلے سے شیریں پھل پیدا نہیں کرتے۔ ان مذاہب کی صداقت پر آسمان سے زندہ گواہ مبعوث نہیں کئے جاتے۔

چنانچہ اس امر کا ہندوؤں کو اعتراف ہے۔ کہ اب ایسے رشی نہیں ہو سکتے جن سے ایشور ہمکلام ہو۔ عیسائیوں کے نزدیک۔ یہودیوں کے نزدیک ایسے نبی نہیں آسکتے۔ جن کو اللہ تعالےٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل ہو

اسلام ایک زندہ اور عالمگیر مذہب ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اسلام کی مثال اس درخت کی ہے تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا جو ہر زمانہ میں تازہ بتازہ شیریں پھل لاتا ہے۔ مومنوں کا خاص امتیاز بتلایا کہ ان پر فرشتے اترتے۔ اور وہ خدا کے کلام سے مشرف ہوتے ہیں۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ چنانچہ آسمانی وعدہ کے مطابق ہر ملک میں اہل اسلام میں سے ایسے مقدس لوگ گزرے ہیں جن پر قرآن مجید کی اتباع کے طفیل خدا کا کلام نازل ہوتا رہا ہے اور آج بھی بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام اس شہادت کو ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ کہ اسلام ہی زندہ اور عالمگیر مذہب ہے۔ چنانچہ زندہ معجزات اور تازہ نشانات سے آپ نے اس حقیقت کو آفتاب نیمروز کی طرح ثابت کر دیا۔ اور آج جماعت احمدیہ میں ہزار ہا ایسے لوگ موجود ہیں جنہیں اس سلسلہ میں شامل ہونے کے باعث اپنے رتبہ کے مطابق یہ فخر حاصل ہو رہا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا ہے۔ ؎

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ زبحر کمال محمد است

پس اسلام ہر لحاظ سے زندہ اور عالمگیر مذہب ہے۔ اور بانیٔ اسلام زندہ نبی۔ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکسار
ابو العطاء جالندھری

حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق وہ حوالے جن میں سکھوں نے تبدیلی کردی

(۸)

جنم ساکھی بھائی بالا میں باوا نانک صاحب کا قرآن کریم کے متعلق یہ شعر درج ہے۔ ؎

توریت انجیل زبور ترے پڑھ سن ڈٹھے وید
رہیا فرقان کتیب اے کلجگ میں پردان

(دیکھو صفحہ ۱۴۲)

اس کے معنے ہیں کہ توریت۔ انجیل زبور اور وید پڑھ اور سن کر دیکھ لئے ہیں لیکن کلجگ میں ایک قرآن ہی پردان ہے۔ افسوس ہے کہ یہ شعر بھی سکھوں کی دست درازی سے نہ بچ سکا نئے ایڈیشن میں پہلا مصرعہ تو رہنے دیا گیا لیکن "رہیا فرقان کتیب اے کلجگ میں پردان" کے الفاظ غائب کر دئے گئے ہیں

(۹)

جنم ساکھی بھائی بالا پرانی میں حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ کے یہ شعر درج ہیں۔ ؎

سن پیغمبر مصطفےٰ تس دے چاروں یار
عمر خطاب ابوبکر عثمان علی دچار
چاروں یار مسلمیں چار مصلے کیں
پنجواں نبی رسول ہے جن ثابت کیتا دیں
ان پچھے امام چار اعظم شافعی جان
مالک احمد آکھیں ثابت چار امام
چار امام مسلمیں کدی نہ آوے جا ہے
جو اینان فرمایا کہو تم کون چلا ہے راہے
کیتیاں کون عدالتاں سچ سنا دو ہے
جو لکھیا چار کتاب وچ کھول سناؤ تو ہے

(دیکھو صفحہ ۱۹۶)

افسوس کہ ان اشعار کو بھی نئے ایڈیشن سے نکال دیا گیا ہے۔

(۱۰)

جنم ساکھی منی سنگھ پرانی میں حسب ذیل عبارت درج ہے:۔

"جان کلجگ میں بھرم کر سارا جگت بھول گیا۔ تب مہاراج نے اپنی شکتی محمد میں پا کر عرب دیش کا پیغمبر اتپت کیا..... جان بہت پنتھ کلجگ میں ورت گئے تاں محمد پیغمبر کو پاپاں دے مٹادن داسطے نام کے جپادن واسطے اپاسنا کے دڑکرن واسطے پیدا کیتا پر اگیانیاں جیاں نے تس کا اپدیش نہ منیاں" صفحہ ۳۷

اس عبارت کا مطلب صاف ہے۔ کہ جب کلجگ میں تمام دنیا گمراہ ہو گئی۔ تب خدا تعالےٰ نے اپنی شکتی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں ڈال کر عرب دیش کا پیغمبر پیدا کیا جب بہت مذہب کلجگ میں رائج ہو گئے۔ تب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پاپوں کو مٹانے اور نام جپانے کے لئے پیدا کیا۔ لیکن گمراہ لوگوں نے آپ کا اپدیش نہ مانا...

چونکہ اس عبارت میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی تھی۔ اس لئے اسے نئے ایڈیشن میں بدل کر یوں کر دیا۔ کہ

"کلجگ میں بھرم کر سارا جگت بھول گیا۔ اور اپنے پراچین دھرماں نوں چھڈ کے محمد آدکاں پچھے لگ ٹرے..... جو بہت پنتھ کلجگ وچ ورت گئے تھے۔ محمد پیغمبر بن بیٹھا۔ اور اگیانیاں جیہاں نے تس کا اپدیش من اپنا دھرم چھڈ دتا (صفحہ ۳۱)

پرانی جنم ساکھی میں تو لکھا تھا کہ جب لوگ گمراہ ہو گئے۔ تب خداوند باری نے اپنی شکتی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈال کر آپ کو بھیجا۔ لیکن نئی جنم ساکھی میں برعکس لکھ دیا۔ کہ کلجگ میں لوگ گمراہ ہو گئے۔ اور اپنے پرانے مذہبوں کو چھوڑ کر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے لگ گئے۔

نیز پرانی ساکھی میں مرقوم تھا۔ کہ جب بہت مذہب جاری ہو گئے تو خداوند کریم نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو گناہوں کے مٹانے عبادت کروانے نام جپانے اور خلق اللہ کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ لیکن گمراہ لوگوں نے آپ کا اپدیش قبول نہ کیا۔ اس کے مقابلہ میں نئے ایڈیشن میں یہ لکھ دیا گیا۔ کہ جب بہت مذہب جاری ہو گئے۔ تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پیغمبر بن بیٹھا۔ اور گمراہوں نے اس کا اپدیش مان کر اپنا دھرم چھوڑ دیا

ناظرین غور فرمائیں سکھی کتب میں کس قدر خوفناک تحریف کی گئی ہے۔

(۱۱)

گیانی گیان سنگھ صاحب نے سرور کائنات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھا

"اگر انصافاً پوچھا جائے تو محمد صاحب مسلمانوں کے پیغمبر ایک نہایت اعلےٰ درجہ کے دور اندیش اور دنیاوی امور کے پورے پورے حکیم ہو گذرے ہیں۔ جنہوں نے اپنے مذہب کے ایجاد میں باستثناء چند ایسے ایسے عمدہ اور بے نظیر ضوابط باندھے ہیں کہ ان کا مذہب دن بدن ترقی پکڑتا جاتا ہے۔ اور ان کے سارے مذہبی قوانین ایسے سہولیت اور آسانی پر مبنی ہیں کہ آجتک ان میں کسی کو رد و بدل کرنے کی جرأت نہیں ہوتی" (تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۱۸۱)

گیانی گیان سنگھ صاحب کی وفات کے بعد ان کی مصنفہ تاریخ شائع کرتے وقت اس عبارت پر بھی ہاتھ صاف کر دیا گیا اور یہ ساری کی ساری اڑا دی گئی۔

(۱۲)

جنم ساکھی بھائی بالا پرانی میں بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر درج ہے۔

اول آدم بشن ہوئے۔ دو جا برھما ہوئے تیجا آدم جہاد یو محمد کہے سب کوئے

اور سلسلہ احمدیہ کی طرف سے اس کو بابا نانک صاحب کے اسلام کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن نئے ایڈیشن میں "محمد کہے سب کوئے" کی بجائے "جگ وچ کہیں سب کوئے" لکھ دیا گیا ہے۔

(۱۳)

جنم ساکھی بھائی بالا میں ایک بابا نانک صاحب کی زبانی پیشگوئی درج ہے چنانچہ لکھا ہے۔

تاں سری گورو نانک جی آکھیا مردانہ ایک جٹیا ہوسی پر اساں تو پچھے سو برس توں بعد ہوسی تاں مردانے کیہا گورو جی تساڈے ناوں وڈا ہوسی کے تساڈ جیہا ہوسی؟ اتے تساڈی آن کیونکر ہوسی تاں گورو جی کیہا اساڈی آن ایس واسطے نہ رکھو سی کر اساں نوں گورو پورا ملیا ہے۔ فر مردانے کیہا جی کیہڑے تھائیں اور کیہڑے ملک وچ ہووے گا۔ تاں گورو جی کیہا مردانہ وٹالے دے پرگنے وچ ہوسی سن مردانہ نرنکار دے بھگت سب اکو روپ ہوتے ہیں۔ پر کبیر نالوں وڈا ہوسی"۔

جنم ساکھی بالا صفحہ ۲۵۱

اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ ساری علامات آپ پر پوری ہوئی ہیں۔ بارہا سکھ صاحبان کے سامنے اسے پیش کیا گیا ہے۔ لیکن افسوس کہ سکھ دوستوں نے لاجواب ہو کر اس پیشگوئی کو ہی جنم ساکھی سے نکال دیا ہے۔ چنانچہ اب یہ پیشگوئی نئے ایڈیشن سے غائب ہے۔

(۱۴)

اسی جنم ساکھی میں واضح طور پر ایک اور پیشگوئی درج ہے۔ جو یہ ہے۔

اُہناں دے باب ایہہ ہووے گا سو مٹنے کا ناہیں اور اک جو بندا صاحبدا اُٹھیگا تیہدا نام (بسید خدا رسیدہ) ہوویگا سو گورو کے حکم سو اٹھیگا۔ پر جاماں اس کا مسلمان کا ہوویگا۔ اس نوں اپنی بندگی بخشیں گے اُہ آکال پرکھ کو جانے گا۔ اور دوسرے کو نہ جانے گا۔ وغیرہ صفحہ ۵۲۷

سکھوں نے اس عبارت میں "تیہدا نام رسید ہوویگا" کی جگہ "تیہدا نام بیراگی ہوویگا" لکھ دیا ہے۔ اور "پیر جاماں اس کا مسلمان کا ہوگا" والی ساری سطر ہی غائب کر دی ہے دیکھو نئی جنم ساکھی صفحہ ۵۲۹

(۱۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنم ساکھی بالا صفحہ ۲۳۴ کا وہ حوالہ جس میں چولہ صاحب کا آسمان سے اترنا لکھا تھا اپنی کتاب ست بچن میں پیش کیا۔ اور ثابت کیا کہ اس پر صرف آیات قرآنی ہیں۔ اور اسی کو بابا نانک کے مسلمان ہونے کی دلیل ٹھہرایا لیکن سکھوں نے جنم ساکھی بالا کے نئے ایڈیشن میں لکھ دیا ہے۔ کہ وہ چولہ جو بابا صاحب کو آسمان سے نازل ہوا تھا۔ وہ واپس پر لگا کر آسمان پر اُڑ گیا۔ پھر کبھی واپس نہ آیا۔ چنانچہ اصل عبارت یہ ہے۔

تو خصیلا آکاشں کو چلائے دیا اور اُہ اُوپر رہیا وت نہ آئیا

صفحہ ۲۳۸

اس طرح سکھوں نے بیسیوں حوالجات اپنی کتب سے نکال دیئے ہیں۔ اور بہت سے غلط واقعات اپنی طرف سے لکھ کر بابا نانک صاحب کے اسلام کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔

پیارے خالصہ بھائیو آپکو چاہیئے تھا کہ سنجیدگی سے ان حوالوں پر غور کرتے سوچتے بچارتے محقق بن کر راستی کو تسلیم کرکے گورو کے بھجنوں کی قدر کرتے نہ کہ حوالے ہی اڑا دیتے۔ گیانی واحد حسین مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان

کارکنوں کی ضرورت کے متعلق تحقیقاتی کمیشن کا اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کے فارم پر کرکے اپنی درخواست مع تمام سرٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی عرضیاں ۱۰ ستمبر ۱۹۳۸ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں۔

خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱	نام مع ولدیت درخواست کنندہ	۵	امتحان جو پاس کئے ہیں مع سنہ
۲	تاریخ بیعت	۶	خلاصہ سندات و سفارشات
۳	تاریخ پیدائش	۷	صحت
۴	امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ	۸	کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط ۱۔ احمدی ہونا لازمی ہے۔ ۲۔ عمر ۱۸ سال سے ۲۰ سال ۳۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے ۴۔ میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ ۵۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں اخلاص وغیرہ کے متعلق لگائی جاسکتی ہیں۔ ۶۔ ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔ ۷۔ شرائط کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ لگائے جاسکتے ہیں۔ ان سب شرائط کے علاوہ ظاہری شعائر اسلام کا پابند ہونا ہر امیدوار کے لئے لازمی ہے۔

نوٹ ۱۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دیجاتی ہیں اور ہر امیدوار کو نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔

نوٹ ۲۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵/ روپیہ ماہوار ہوگی لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دیجائیگی

نوٹ ۳۔ جن امیدواروں کی درخواست تحقیقاتی کمیشن منظور کرے گا۔ ان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائے گی۔

نوٹ ۴۔ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

خوشاب میں تبلیغ

عبدالکریم صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت خوشاب سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حافظ مبارک احمد صاحب تشریف لائے۔ اور حسب ذیل موضوعات پر انہوں نے لیکچر دئے۔

ہستی باری تعالےٰ۔ توحید باری تعالےٰ۔ صداقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ وفات مسیح علیہ السلام۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کے متعلق کیا ہے۔ اجراء نبوت

حافظ صاحب کی آمد سے پہلے احرار نے پروپیگنڈا کر کے جماعت احمدیہ سے لوگوں کو متنفر کر رکھا تھا۔ حافظ صاحب کے ان لیکچروں سے پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اب لوگ جماعت کی باتیں سننے کے لئے تیار ہیں۔ وفات مسیحؑ کے متعلق جس شب لیکچر تھا۔ لوگوں نے روکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر پولیس کی وجہ سے ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ نبوت کے متعلق جس دن تقریر تھی غیر احمدی علماء نے تھانہ میں جا کر ہماری تقریر رکوانے کی کوشش کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ مسجد احمدیہ کی ساتھ والی مسجد میں جو غیر احمدیوں کی تھی۔ ان کے علماء نے اپنی تقریر جاری رکھی۔ مگر خدا کے فضل سے کامیابی جماعت احمدیہ کو ہی ہوئی۔

کراچی میں تبلیغ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ کراچی سے تحریر کرتے ہیں:-

ایام زیر رپورٹ میں ایک لیکچر سولجر بازار میں تربیت پر دیا۔ اور احمدیہ ہال میں غیر احمدیوں کے چند اعتراضات کے جوابات دئے۔ انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا

احمدیہ ہال میں ایک گھنٹہ ہستی باری تعالےٰ پر لیکچر دیا۔ انبیاء کی کامیابی‘ ’شہادت صالحین‘ اور انتظام عالم کے دلائل پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو اس موضوع میں نہایت بسط سے واضح کیا۔ خدا کے فضل سے سامعین پر اچھا اثر ہوا۔

انصار اللہ کے اجلاس میں ان کو باقاعدہ کام کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ آریہ سماج کا سالانہ اجلاس تھا۔ اس میں انہوں نے ایک وقت ریلیجس کانفرنس کے لئے مقرر کیا۔ اور جماعت احمدیہ کراچی کو کانفرنس میں مدعو کیا۔ ان میں تقریر کی سامعین پر اسلام کی صداقت و عظمت کا خاص اثر ہوا۔ بعد میں پریذیڈنٹ صاحب کو بعض غیر متعصب لوگوں نے مبارکباد دی۔ سامعین کم سے کم چھ سات سو تھے۔

بھاگلپور میں تبلیغ

مولوی عبدالغفور صاحب موسی نبی سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بوجہ نفاذ دفعہ ۱۴۴ پبلک لیکچر تو نہیں ہو سکتا تھا۔ البتہ پرائیویٹ طور پر تبلیغ کرتا رہا۔ جماعت میں درس قرآن کریم دیتا رہا۔ تقریر کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کے علاوہ عورتوں اور مردوں کے حقوق اور پردہ وغیرہ مسائل سمجھائے گئے۔

بھاگلپور سے ۶-۷ میل کے فاصلہ پر ایک فارم ہے۔ وہاں بعض معززین کو تبلیغ کرنے کا بہترین موقع مل گیا۔

کلکتہ میں تبلیغ

مولوی محمد یار صاحب عارف دارالتبلیغ کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ ایام زیر رپورٹ میں ۵ لیکچر دئیے ایک لیکچر کا مضمون یہ تھا۔ کہ اسلام کس طرح صلح و آشتی کی تعلیم دیتا ہے دوسرا لیکچر بھی اسلام کی خوبیوں پر تھا۔ آخر میں احمدیت کا ذکر کیا۔ حاضری تین چار سو کے قریب تھی۔ ایک تقریر انگریزی میں کی۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت پسند کی گئی۔ اور ایک ہندو دوست نے اپنا ایڈریس دیا۔ اور آنے کا وعدہ کیا۔ علاوہ اس کے انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے روزانہ درس قرآن کریم بھی دیتا ہوں

گورداسپور میں تبلیغ

مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ جھاوڑیاں تحریر کرتے ہیں۔

ایام زیر رپورٹ میں چار تقریریں اجراء نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ظہور دجال و علامات ظہور مہدی و مسیحؑ پر کیں اور تقریباً ۸۰ یا ۸۵ غیر احمدی اصحاب کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ (مرتبہ نظارت دعوۃ وتبلیغ)

بیرون ہند میں تبلیغ احمدیت

سماٹرا - مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا لکھتے ہیں:- کہ ایام زیر رپورٹ میں پاڈنگ میں تمام عہدہ داران جماعت ہائے علاقہ کو بلایا گیا۔ اور حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔ ۱۔ ایک مبلغ تمام جماعت ہائے سماٹرا کے خرچ پر علاقہ Bhatahan میں بھیجا جائے۔ ۲۔ اخبار اسلام کو تقویت دی جائے اور جماعتیں اس کے اخراجات برداشت کریں۔ ۳۔ جماعت کی اقتصادی حالت کی درستی کیجائے۔ ۴۔ ہر جماعت اپنی تربیت کی طرف خاص توجہ کرے۔

تحریک جدید کے جلسے کئے گئے درس قرآن کریم دیا گیا۔ حدیث کا درس بھی دیا گیا۔ ایک گاؤں میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں غیر احمدی بھی شریک ہوئے دو دیہات میں گیا اور تقریریں کیں۔

اس عرصہ میں تقریباً ۵۳ غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی! ور گیارہ اصحاب نے بیعت کی جن کے بیعت فارم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیجے جا رہے ہیں علاوہ انکے ۷ اور اصحاب نے بیعت کی جن کی بیعت کے فارم مولوی محمد ایوب صاحب حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں بھیج رہے ہیں۔

لنکا - مولوی عبداللہ صاحب مالاباری کولمبو سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں انفرادی تبلیغ کے علاوہ چھ لیکچر مختلف مقامات میں دیئے ایک فضائل قرآن کریم پر جس میں صداقت احمدیت بیان کی گئی۔ دوسری تقریر رشتہ ناطہ کے مشکلات کے حل کے بارے میں ایک گھنٹہ کی۔ پھر ایک گھنٹہ تعلیم احمدیت پر تقریر کی جس میں علاوہ احمدی مرد و عورتوں کے غیر احمدی بھی شریک تھے۔ نیگو بو میں ایک احمدیہ مسجد ہے جس میں جمعہ کی نماز میں احمدیہ مستورات بھی شامل ہوتی ہیں۔ جو غیر احمدیوں کیلئے سخت تعجب اور ناراضگی کا موجب ہے۔ ایک تقریر اسلام کی برتری اور صداقت احمدیت پر کی۔

برما - مولوی احمد جان صاحب نسیم رنگون سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایام زیر رپورٹ میں بہت سے غیر احمدیوں کو اور سکھوں کو تبلیغ کی گئی میمو جو دریائے ایراوادی کے کنارے پر واقع ہے۔ جہاز کے ذریعہ وہاں پہنچا۔ جہاز میں چند غیر احمدیوں سے گفتگو کی گئی۔ میمو میں سکھ صاحبان سے گفتگو کی گئی۔ ان پر اچھا اثر ہوا

فالحمد للہ علی ذالک (نظارت دعوت وتبلیغ)

ملک بلغاریہ کے دلچسپ حالات

تحریک جدید کے ایک مجاہد کا مکتوب

مولوی محمد دین صاحب مولوی فاضل تحریک جدید کے ماتحت ان دنوں اٹلی میں مقیم ہیں جون میں آپ نے بلغاریہ کا سفر کیا۔ اور اب اس سفر کے حالات اخبار میں اشاعت کے لئے ارسال کئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔ (ایڈیٹر)

بلغاریہ کی زبان اور آبادی

یوگوسلاویہ میں ایک لمبا عرصہ قیام کے بعد پانچ جون ۳۸ء میں ملک بلغاریہ کے سفر کا اتفاق ہوا۔ جو بالکل پڑوس میں ہے۔ دونو حکومتوں کے ظاہری تعلقات بھی دوستانہ اور مخلصانہ ہیں۔ چوبیس گھنٹے کے سفر کے بعد بلغاریہ کے صدر مقام صوفیہ میں وارد ہوا۔ شہر باوجودیکہ چھوٹا اور پرانا تھا۔ لیکن صاف ستھرا اور انسانی ضروریات کا جامع نظر آیا۔ دونو ملکوں کی زبانیں بھی ملتی جلتی ہیں۔ مگر تلفظ روسی زبان کا ہے۔ روسی بلغارین اور سربین زبانوں میں فرق معمولی ہے۔ اس ملک میں ترکوں نے قریباً پانچ صدیوں تک حکومت کی ہے۔ اس لئے اکثر عیسائی بھی ٹرکش زبان جانتے ہیں۔ مسلمان ٹرکش زبان ہی بولتے ہیں۔ ان میں سے بہت کم بلغارین جانتے ہیں۔ آثار قدیمہ پرانی عمارتیں۔ حمام قلعے باغات دیکھ کر مسلمانوں کا زمانہ یاد آجاتا ہے۔ اور پھر لوگوں کو مسلمانوں کی تعریف میں رطب اللسان پاکر طبیعت فرحت محسوس کرتی ہے۔ آجکل مذکورہ عمارات کی شکل کو بگاڑ کر نئی صورت دی گئی ہے مگر پھر بھی پہلی حالت نظر آتی ہے۔

آج کل ملک کی حالت بہت اچھی معلوم دیتی ہے۔ ضروریات زندگی بہت سستی ہیں اگرچہ غربت و تنگ دستی ہے لیکن دیگر ممالک سے کم۔ ملک کی کل آبادی ۶۱۰۰۰۰۰ ہے۔ جن میں سے ۴۸ لاکھ بلغارین ۶۹ ہزار رومانین ۱/۲ ۱ لاکھ پولاک۔ ۱۹ ہزار روسی ۵ ہزار جرمن۔ ۱۰ ہزار یونانی ۴۶ ہزار یہودی آٹھ لاکھ مسلمان۔ اور ۱۲ ہزار متفرق لوگ ہیں۔ اکثر لوگ تجارت پیشہ ہیں۔

مسلمانوں کی حالت

"صوفیہ" کی خاصکر تجارت یہود کے ہاتھ میں ہے۔ جو دوسرے لوگوں سے مالدار ہیں۔ ان کی آبادی بھی یہاں زیادہ ہے دوسرے لوگ۔ ۸۰ فیصدی زراعت ملازمت و دیگر کام کرتے ہیں مسلمانوں کی صوفیہ میں بہت ہی کم آبادی ہے۔ قریباً ۵۰ گھر ہوں گے باقی آبادی اردگرد دیہات میں ہے۔ بعض گاؤں کے گاؤں مسلمانوں کے ہیں۔ بعض مخلوط ہیں۔ چند ہزار کے قریب ایسے لوگ ہیں جنہیں ہندوستان میں خانہ بدوش کہتے ہیں۔ یہ تمام مسلمان ہیں اور مذہب میں خوب مضبوط ہیں۔ یہ لوگ فال وغیرہ نکالتے اور ایسے چھوٹے چھوٹے کاموں پر غربت کی حالت میں گزارہ کرتے ہیں "صوفیہ" میں پرانے زمانے کی ایک نہایت ہی باموقعہ شاندار مسجد ہے۔ جو وسط شہر میں اچھا منظر پیش کرتی ہے۔ مگر سوائے رمضان کے اس میں اذان نہیں ہوتی۔ مفتی اعظم صاحب سے بوقت ملاقات وجہ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ بلکہ گالیاں دیتے اور پتھر مارتے ہیں۔ اور کسی قدر حکومت بھی مانع ہے۔ مگر مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ ورنہ کوئی چیز قطعاً مانع نہیں۔ دوسرے علماء نے ان باتوں سے انکار کیا اور کہا کہ پھر رمضان میں کیوں مذکورہ بالا وجوہات مانع نہیں؟

ٹرکش زبان میں ایک اخبار بھی نکلتا ہے۔ جس کا نام "المدنیت" ہے اس میں زیادہ تر اتاترک۔ کمال پاشا کی مخالفت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے عموماً مسلمان ترکوں کے بہت خلاف ہو رہے ہیں۔ اور بہت بری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مسلمانوں کے مدارس بھی ہیں جن میں عربی و دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ مصر و فلسطین سے عربی اخبارات بھی آتے ہیں

احمدیت کی تبلیغ

عربی اخبارات کی وجہ سے ہمارے خلاف کسی قدر مواد جمع ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دین کا خراب کرنے والا۔ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے والا سمجھتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) اور ہمیں انگریزوں کی جماعت سمجھتے ہیں۔ پہلے تو میں نے اپنے آپ کو ان پر ظاہر نہ کیا اور اپنے تمام عقائد اور بعض قرآن شریف کی آیات و حدیث شریف سے چند ایک احادیث کی تشریح سنائی۔ سورہ تکویر کو موجودہ زمانہ پر چسپاں کرتے ہوئے آخری زمانہ ثابت کیا میری تمام باتوں سے حاضرین کافی متاثر ہوئے اور سب نے میری تقریر پر صاد کیا پھر انکے پیش کردہ اعتراضات کا بطریق احسن جواب دیا۔ اس کے بعد ان سے پوچھا کیا آپکو اس سکیم پر اعتراض ہے۔ اگر ہے۔ تو کیا؟ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ مگر کسی نے کچھ نہیں کہا۔ بلکہ بشاشت سے قبول کیا ایک دوست نے دوران گفتگو میں پوچھا آپ کا کیا مذہب ہے۔ میں نے کہا قرآن شریف اور سنت نبوی۔ حدیث شریف سے جو کچھ صحیح ثابت ہو۔ وہ میرا مذہب ہے انہوں نے کہا۔ میرا مطلب ہے۔ کہ چار اماموں میں سے کس کے تابع ہیں۔ میں نے کہا کیا ان ائمہ اربع میں سے کسی کی اتباع فرض ہے سنت ہے۔ واجب ہے۔؟ پھر اس نے کہا کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہے میں نے کہا کس نے بند کیا کوئی آیت کوئی صحیح حدیث دلیل میں پیش کیجئے اس کے برخلاف قرآن شریف بڑے زور سے کہتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اور آیات متشابہات اسی لئے ہیں کہ ان میں ایسی لچک پائی جاتی ہے۔ کہ کئی کئی معنے ہو سکتے ہیں۔ اور قرآن کریم قیامت تک رہیگا اس میں سے نئے نئے معارف زمانے کے مطابق اہل اللہ نکالتے رہیں گے۔ اور حدیث شریف میں بھی ہے۔ کہ اختلاف امتی رحمۃ اگر اجتہاد نہیں کریں گے تو اختلاف کیونکر ہوگا۔ رحمت کے کیونکر حقدار ہونگے۔ ان تمام باتوں کے بعد پھر میں نے دریافت کیا کہ اور کوئی اعتراض کرنا ہو تو کریں۔ مگر سب نے طمانیت کا اظہار کیا اس پر میں نے کہا کہ میں احمدی ہوں اور یہ علم جو میں نے کسی قدر آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ یہ اسی شخص کی خوشہ چینی ہے۔ جو کہ اس زمانہ میں مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور جس کا مرکز قادیان ہے۔ اس پر قریباً چار گھنٹے کے بعد مجلس ختم ہوئی اور میں اپنے جائے قیام پر لوٹ آیا۔

عام ملکی حالات

ملک کی پیداوار تمباکو۔ گندم۔ مکی۔ انگور چاول اور گلاب ہے۔ اور یہی اشیاء کم و بیش باہر بھی بھیجی جاتی ہیں۔ یہاں کی سب سے زیادہ باہر جانے والی مشہور اور عمدہ چیز گلاب کا عطر ہے۔ جو کہ یہاں کے سوا اور کسی جگہ پر نہیں ہوتا۔ انڈے۔ مویشی چمڑہ روئی بھی باہر بھیجی جاتی ہے۔ اور دوسرے ممالک سے کپڑا۔ تیل۔ چربی۔ دھاتیں مشینیں آلات زراعت۔ ربڑ۔ دوائیاں آتی ہیں۔ زیادہ تر تجارت جرمن۔ اٹلی۔ زیچوسلواکیہ فرانس یونان۔ ترکی۔ سوئٹزرلینڈ سے ہوتی ہے دریائے ڈینیوب ان کے لئے بہت ہی کار آمد ہے۔

درخواست دعا

خاکسار صوفیہ میں ایک ماہ تک رہا بعدہٗ اٹلی کے صدر مقام روما میں آیا۔ ایک دوسرے علاقے میں جانے کا حکم موصول ہو چکا ہے جہاں پر کسی قدر مشکلات کا بھی احتمال ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۲۱ ستمبر۔ لیگ آف نیشنز نے جاپان کو لکھا تھا۔ کہ چین کے ساتھ جھگڑے کا فیصلہ لیگ سے کرائے ورنہ اس کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائیگی۔ آج جاپانی وزارت نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا ہے۔

ماسکو ۲۱ ستمبر چیکوسلواکیہ کے قضیہ کو سلجھانے کے لئے برطانیہ اور فرانس نے جو متفقہ تجاویز کی تھیں انہیں روسی گورنمنٹ نے سخت ناپسند کیا ہے۔ اور اس امر کا اظہار کر دیا ہے۔ کہ وہ اس ملک کے ٹکڑے نہیں ہونے دیگی۔ اور نہ اسے جرمن کے رحم پر چھوڑے گی۔

شملہ ۲۱ ستمبر۔ حکومت ہند نے مشہور سیاسی جلاوطن لالہ ہردیال ایم۔ اے کو ہندوستان میں آنے کی اجازت دیدی ہے۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ کسی غیر آئینی تحریک میں حصہ نہ لیں گے۔ لالہ صاحب نے اس پابندی کو تسلیم کر لیا ہے۔ لالہ صاحب نے ۱۹۱۱ء میں ایک غدر پارٹی کی تنظیم کرنی چاہی تھی۔ تا تشدد کے ذریعہ ہندوستان کی حکومت کا تختہ الٹا جا سکے۔ اور اس وجہ سے جلاوطن کر دئے گئے تھے۔ جنگ کے دنوں میں آپ جرمن میں تھے۔ اور ہندوستانی قیدیوں کو ترغیب دیتے رہتے تھے کہ دشمنوں سے مل جائیں۔ اور اس وجہ سے باغی قرار دئے گئے تھے۔

جنیوا ۲۱ ستمبر۔ روس کے وزیر خارجہ نے آج لیگ اسمبلی میں بیان کیا۔ کہ اس کی حکومت نے چیکوسلواکیہ کی گورنمنٹ کو یہ لکھ دیا ہوا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں روس اس کی فوری اور مؤثر امداد کرے گا۔

دہلی ۲۱ ستمبر۔ شمبومندر کے محدود رقبہ میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی خلاف ورزی آج ہندوؤں نے شروع کر دی ہے۔ جتھے جا رہے ہیں۔ جنہیں پولیس گرفتار کرتی اور تھوڑی دور لے جا کر رہا کر دیتی ہے۔

بنوں ۲۱ ستمبر گذشتہ شب دس میل کے فاصلہ پر واقع ایک پولیس چوکی پر بم پھینکا گیا۔ مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔ گورنمنٹ نے پولیس اور سول افسروں کا ایک گروہ متعین کیا ہے۔ کہ وہ تمام علاقہ کا دورہ کر کے باغیوں کے ساتھ ساز باز رکھنے والے شریر عنصر کا پتہ لگائے۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ لیبر پارٹی کی نیشنل کونسل نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں چیکوسلواکیہ کے متعلق فرانس اور برطانیہ کی پالیسی کو مایوس کن قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ یہ تجاویز اس ملک کے امن پسند لوگوں کے ساتھ صریح غداری کے مترادف ہیں۔ اور اس کے خلاف مؤثر احتجاج کے لئے فرانس اور برطانیہ کی مزدور پارٹیوں کو منظم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

لنڈن ۲۱ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ سابق شاہ انگلستان یعنی ڈیوک آف ونڈسر انگلینڈ واپس آنا چاہتے ہیں۔ اور انہوں نے موجودہ بادشاہ کو اطلاع دی ہے کہ وہ ان کی ہدایات کے ماتحت چلیں گے۔ اور ہمیشہ ان کی خدمت کیلئے حاضر رہیں گے بادشاہ اس معاملہ میں وزیر اعظم سے مشورہ کر رہے ہیں۔

بغداد ۲۱ ستمبر۔ عراق گورنمنٹ نے ایک قانون پاس کر کے سونے کی برآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ گذشتہ تین ماہ میں سونے کی کثیر مقدار عراق سے باہر چلی گئی ہے۔

الہ آباد ۲۱ ستمبر۔ ایک کانگرسی ممبر نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پیش کرنیکا نوٹس دیا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو گاندھی جی کے اس بیان سے قطعی طور پر اختلاف رائے کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ جو انہوں نے مدرس گورنمنٹ کی طرف سے کریمنل لاء اینڈمنٹ ایکٹ کے استعمال کی تائید میں دیا ہے۔ اور جس میں پکٹنگ کرنے والوں کی مذمت کی ہے۔ اور کانگرسی حکومتوں کو چاہیئے کہ تمام سخت گیر قوانین منسوخ کر دیں۔

پشاور۔ ۲۱ ستمبر چیف سیکرٹری کی طرف سے سرحد کے دو سوشلسٹ ورکروں کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وجہ بیان کریں۔ ان کی قابل اعتراض سرگرمیوں اور تقریروں کی وجہ سے ان پر کیوں مقدمہ نہ چلایا جائے۔

روم ۲۰ ستمبر۔ آج مسولینی نے ایک بڑے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہماری بحری۔ بری اور ہوائی طاقت بہت زیادہ ہے۔ گذشتہ سولہ سال ہم نے نہایت صبر سے کام لیا ہے۔ مگر اب مزید صبر کی ضرورت نہیں۔ اور اب کوئی طاقت ہماری ترقی کو روک نہیں سکتی۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ شملہ میں ایک بالمیک کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام ہریجن ممبران اسمبلی وزارتی بنچوں سے علیحدہ ہو جائیں۔ ورنہ ان کے مکانوں پر پکٹنگ کیا جائے گا۔

دہلی ۲۱ ستمبر۔ یو۔ پی گورنمنٹ کے زرعی قوانین کے خلاف اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کی غرض سے اس صوبہ کے زمینداروں اور تعلقہ داروں کا ایک وفد کانگرس پارلیمنٹری کمیٹی کے ارکان سے ملا۔ اور کہا کہ ان قوانین کے نفاذ سے صوبہ میں متشددانہ انقلاب کا خطرہ ہے۔ یہ وفد گاندھی جی سے بھی ملا۔ کانگرسی حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ کانگرس گورنمنٹ زمینداروں کو کوئی مراعات نہیں دے گی۔

کیمل پور ۲۱ ستمبر۔ بعض قبائلی گھاس سے بھرے ہوئے اونٹوں کے ساتھ نوشہرہ چھاؤنی کے پل کو عبور کر رہے تھے۔ کہ شک کی بنا پر پولیس نے ان کی تلاشی لی۔ تو ۱۹ رائفلیں چھ ہزار گولیاں اور بہت سے کارتوس برآمد ہوئے۔

بمبئی ۲۱ ستمبر۔ کانگرس گورنمنٹیں بعض ایسے قوانین پاس کر رہی ہیں جو لوکل سیلف گورنمنٹ کے بارہ میں کیمونل ایوارڈ کو ناکارہ کرنے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں وزیر ہند سے ملاقات کرنے کے لئے مسٹر جناح بہت جلد لنڈن جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ ایک اخباری نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں ہٹلر نے کہا کہ ہم نہ فرانس سے لڑنا چاہتے ہیں اور نہ برطانیہ سے۔ ایسا کرنا پاگل پن کی بات ہو گی۔ لیکن چیکوسلواکیہ میں جرمنوں کی حفاظت میں ضرور کرونگا۔ بالشوازم اس کی پشت پر ہے۔ لیکن میں اس کا مقابلہ بخوبی کر سکتا ہوں۔